بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم ہفتہ شنبہ

۱۳ صفر ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۸ تبوک ۱۳۳۶ ہش | ۸ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۱۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۷ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل سارا دن ضعف اور نقاہت کی وجہ سے سخت بے چینی رہی۔ پانچ بجے شام کے قریب ٹھنڈی ہوا چلنے کی وجہ سے درد میں بہت اضافہ ہوگیا۔ اول شب تھوڑی سی نیند آنے کے بعد باقی تمام رات بیداری اور تکلیف میں گزری۔ اس وقت (یعنی صبح ۷ بجے) درد کی شکایت نہیں ہے۔ ضعف اگرچہ بہت زیادہ ہے۔ لیکن کل کی نسبت کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی یہی رائے ظاہر فرمائی ہے۔ کہ طبیعت کل کی نسبت بہت بہتر ہے۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— کل محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کا ٹمپریچر نارمل رہا۔ کھانسی کی بہت تکلیف رہی۔ کھانے پینے وقت اچھو آجاتا ہے۔ اور بہت دیر تک رہتا ہے۔ تنفس کی شکایت بدستور ہے۔ اور نقاہت بھی تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ربوہ کے تعلیمی ادارے کھل گئے

ربوہ ۷ ستمبر۔ سابقہ اعلان کے مطابق موسم گرما کی تعطیلات کے بعد آج صبح سے تعلیم الاسلام ہائی سکول نصرت گرلز ہائی سکول اور تعلیم الاسلام پرائمری سکول کھل گئے ہیں۔

ایران میں شدید زلزلہ

تہران ۷ ستمبر۔ گزشتہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب تہران کے دو شہروں جاہردم اور کرمان میں شدید زلزلہ آیا۔ ایک اطلاع کے مطابق اول الذکر شہر کا کافی بڑا حصہ تباہ ہوگیا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو مکانات گرنے سے شدید ضربات آئی ہیں۔

سیلاب سے ۳۶ آدمی ہلاک

نئی دہلی ۷ ستمبر۔ بھارتی سیلاب کنٹرول بورڈ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کے حالیہ سیلاب سے ۳۶ آدمی ہلاک ہوگئے ہیں۔

پاکستان کے تمام باشندوں میں اتحاد و اتفاق اور کامل یکجہتی کا پیدا ہونا ضروری ہے

”ہمیں ایک ایسی قوم پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس میں کامل مساوات ہو اور ہر ایک کو ایک جیسے حقوق حاصل ہوں“

(سہروردی)

کراچی ۷ ستمبر۔ وزیراعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ میں ایک عرصہ سے ملک میں اتحاد، استحکام اور مشترکہ قومیت پیدا کرنے اور علیحدگی کا رجحان دور کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ آپ حضرت زرتشت کا یوم پیدائش منانے کی ایک تقریب میں پارسیوں کے ایک وسیع اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا ملک میں اتحاد، استحکام اور کامل یکجہتی کا پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ میں اس بات کے سخت خلاف ہوں کہ کوئی طبقہ علیحدگی کی روش پر چلے ہمیں ایسی قوم پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جس میں کامل مساوات ہو۔ اور ہر ایک کو ایک جیسے حقوق حاصل ہوں۔ ملک کے تمام باشندوں کو خواہ وہ کسی بھی فرقے یا مذہب اور طبقۂ خیال سے تعلق رکھتے ہوں۔ انہیں یہ محسوس کرنا چاہیے۔ کہ وہ پاکستانی ہیں۔ آپ نے کہا اسی لئے میں نے مخلوط انتخابات کا طریق رائج کرایا ہے۔ تاکہ تفریق اور علیحدگی کا کوئی رجحان یہاں نہ پنپ سکے۔ آپ نے امید ظاہر کی، کہ پارسی فرقہ پاکستان کی ترقی میں پورا پورا حصہ لے گا۔ کیونکہ اسے بھی دوسرے فرقوں جیسے ہی حقوق حاصل ہیں۔ اور وہ بھی پاکستانی قوم کا ایسا ہی ایک اہم جزو ہے۔ جس طرح باقی فرقے ہیں۔ اس موقعہ پر پارسی راہنما نے پارسی قوم کی طرف سے وزیراعظم کا دلی خیر مقدم کیا۔ اور اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ پارسیوں کو پاکستان میں عبادت آزادی رائے اور اپنے دینی مسلک پر عمل پیرا ہونے کے پورے حقوق مم

مم حاصل ہیں۔ انہوں نے وزیراعظم کو یقین دلایا۔ کہ پارسی عوام ملک کی ترقی میں پورا پورا حصہ لیں گے۔ اور ملک کو بام عروج پر پہنچانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرینگے

مم وزیراعظم جناب سہروردی وزیر خارجہ جناب ملک فیروز خاں نون اور وزیر خزانہ سید امجد علی سے ملاقات کریں گے۔

تخفیف اسلحہ سب کمیٹی کا اجلاس غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا

چھ ماہ کی مسلسل کوششوں کے باوجود کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا

لنڈن ۷ ستمبر۔ تخفیف اسلحہ کی سب کمیٹی کا اجلاس جو گزشتہ چھ ماہ سے یہاں منعقد ہو رہا تھا۔ بغیر کسی سمجھوتے اور آئندہ اجلاس کی تاریخ مقرر کئے بغیر کل ملتوی ہوگیا۔ کل کے اجلاس میں روسی نمائندے نے اس خیال سے اتفاق ظاہر کیا۔ کہ کمیٹی کا آئندہ اجلاس اس وقت بلایا جائے۔ کہ جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی تخفیف اسلحہ کے سوال پر بحث ختم کرلے۔ تاہم اس نے اجلاس کے لئے ابھی سے کوئی تاریخ مقرر کرنے کی مخالفت کی خیال ہے کہ آئندہ اجلاس جنرل اسمبلی کے معاً بعد نیویارک میں منعقد ہوگا۔

قائداعظم کی برسی کا پروگرام

کراچی ۷ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۱۱ ستمبر کو بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کا یوم وفات شایان شان طریق پر منانے کے لئے وسیع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس روز کراچی میں تقریبات کا آغاز اس طرح ہوگا کہ صدر میجر جنرل سکندر مرزا اور وزیراعظم مسٹر سہروردی قائداعظم کے مزار پر پھول چڑھائیں گے نیز فاتحہ خوانی ہوگی۔ اس روز ساری سرکاری عمارتوں کے جھنڈے سرنگوں رکھے جائینگے محترمہ فاطمہ جناح کے مکان پر بھی فاتحہ خوانی ہوگی۔ اس کے بعد قائداعظم کی برسی سے متعلق ایک پبلک جلسہ ہوگا۔ اس روز سارے سرکاری دفاتر میں تعطیل ہوگی۔

کینیڈا کے وزیر بے محکمہ مسٹر میکڈانلڈ آج کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۷ ستمبر۔ کینیڈا کے وزیر بے محکمہ مسٹر میکڈانلڈ دو روزہ دورے پر آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہ صدر سکندر مرزا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۵۷ء

کیا یہ معجزہ نہیں؟

سلسلہ کے لئے دیکھیں ——— (۲) ——— الفضل ۷ ستمبر ۱۹۵۷ء

باقی رہا ان طوفانوں کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے اطلاع تو اس ضمن میں یہ بھی مدنظر رہے کہ ایسے سیلاب صرف پاکستان میں ہی نہیں آئے بلکہ تمام دنیا میں آ رہے ہیں اور اگر ان طوفانوں میں اللہ تعالےٰ کے قہری نشان ہیں تو ضرور اس آیہ کریمہ کے مصداق ہیں:-

"وما اھلکنا من قریۃ
الا لھا منذرون ذکریٰ
وما کنا ظلمین"

(سورۃ الشعراء ۱۹پ رکوع ۱۱)

ترجمہ:- اور ہم نے کوئی بستی تباہ نہیں کی جب تک اس کے یاد دلانے کے لئے ڈرانے والے نہیں بھیجے اور ہم ظالم نہیں ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا
پر دنیا نے اس کو قبول
نہ کیا۔ لیکن خدا اسے
قبول کرے گا اور بڑے
زور آور حملوں سے اس
کی سچائی ظاہر کر دیگا"

اس زمانے کے نذیر نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر مندرجہ ذیل خبر دی ہے۔ مانو نہ مانو۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کیساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۵۶)

ہمارا روئے سخن یہاں خاص طور پر معاصر کی طرف ہے اب جب کہ حقائق اس کے سامنے آ گئے ہیں ہم دیکھیں کہ آیا وہ قوم نوحؑ کی پیروی کرتا ہے یا قوم یونسؑ کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون واتینا ثمود الناقۃ مبصرۃ فظلموا بھا وما نرسل بالآیات الا تخویفا۔

(بنی اسرائیل پ۱۵ رکوع ۲)

ترجمہ:- اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے کسی بات نے نہیں روکا سوا اسکے کہ پہلوں نے ان کو جھٹلایا اور ہم نے قوم ثمود کو بطور کھلم کھلا نشانی کے اونٹنی دی مگر انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم جو نشانیاں بھیجتے ہیں تو صرف لوگوں کو ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ اگر دنیا میں کسی قوم پر کوئی عذاب نازل کرتا ہے تو وہ انتباہ کے لئے کرتا ہے۔ لیکن جب لوگ انتباہ حاصل نہیں کرتے تو وہ ان کا نام و نشان مٹا دیتا ہے اور ان کی جگہ کسی اور قوم کو اپنے کام کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے کئی ایک مقامات پر اس کی توضیح فرمائی ہے۔

ولقد اھلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتھم رسلھم بالبینٰت وما کانوا لیؤمنوا۔ کذالک نجزی القوم المجرمین۔ ثم جعلنٰکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون۔ ترجمہ:- اور تم سے پہلے بھی ہم نے بہت سی اقوام کو اس لئے ہلاک کر دیا کہ وہ ظلم کرنے لگے تھے اور ان قوموں کے پاس نشانیاں لے کر ان کے پیغمبر آئے۔ لیکن وہ ایمان نہ لائے ہم مجرم قوموں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں پھر ان کے تباہ ہو جانے کے بعد ہم نے تم کو ان کا جانشین بنایا۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔ (یونس پ۱۱ رکوع ۲)۔

کاش معاصر ان آیات اللہ سے عبرت حاصل کرتا۔ خاص کر آخری ٹکڑے پر غور کرتا۔ اپنی حالت کو دیکھتا اور ان لوگوں کی حالت کو دیکھتا جن کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور تمام دنیا کی حالت پر نگاہ ڈالتا۔ اس کی اپنی حالت تو یہ ہے کہ تمسخر اور مزاح .... پر اتر آیا ہے۔ وہ سوچے کہ ایسے کام کون لوگ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک عظیم الشان امانت سپرد کی تھی۔ تاکہ وہ اس سے خود بھی اپنی حالت درست کرے اور دوسروں کے لئے بھی اپنا نمونہ پیش کرے پہلی قوموں نے اس امانت میں خیانت کی۔ اور ہلاک ہو گئیں۔ اب یہ امانت اس لئے اس کو دی گئی ہے تاکہ اللہ تعالےٰ دیکھے کہ وہ اس کو کس طرح نباہتا ہے۔ سو اللہ تعالےٰ دیکھ رہا ہے کہ معاصر کس طرح اس کو نباہ رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے گذشتہ ہلاک شدہ اقوام کے قصے یونہی دل بہلانے کے لئے قرآن کریم میں نہیں بیان کئے۔ بلکہ جیسا کہ اس نے صاف صاف لفظوں میں جتلا دیا ہے اس لئے بیان کئے ہیں کہ ان سے عبرت حاصل کی جائے اور معاصر کو اس لئے جانشین بنایا گیا تھا تاکہ وہ ان غلطیوں سے بچ کر جو گذشتہ اقوام کی ہلاکت کا باعث ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ کا کام سرانجام دے۔ وہ دیکھتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سامنے کیا کردار پیش کر رہا ہے۔ آیا اس کا کردار ہلاک ہونے والوں سے ملتا ہے یا اس کی رضا حاصل کرنے والوں سے مطابقت رکھتا ہے۔

ماحصل یہ ہے کہ دنیا میں غیر معمولی سیلاب آ رہے ہیں جو قہر الٰہی کے نشان ہیں۔

اس زمانہ کے نذیر نے اس کی خبر اللہ تعالےٰ سے پا کر آج سے پچاس سال پہلے دی ہوئی ہے اور دنیا کو خبردار کر دیا ہوا ہے یہ نشان انتباہ اور تخویف کے لئے ہیں۔ مبارک ہے وہ جو ان سے ہدایت پاتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ اور اگر دنیا اپنی ضد پر اڑی رہی اور تمسخر اڑاتی رہی۔ تو .... ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم۔ کوبالٹ بم اور خدا جانے کیا کیا ہلاکت کے سامان ہیں جو اللہ تعالےٰ خود دانشمندوں کے ہاتھوں سے تیار کروا رہا ہے۔ یہ ایک یا دو قوموں کی تباہی نہیں ہوگی۔ بلکہ عالمی پیمانہ پر ہوگی۔ اور دن آئیں گے۔ جو راستباز ہوں گے اللہ تعالےٰ کا کلام سچا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ کیف تعملون

بعض ضروری حوالہ جات

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی مبلغ سماٹرا و سنگاپور حال مقیم ربوہ

(۲)

(۶) خاتم النبیین

خاتم النبیین کے معنے جن پر ہمارے غیر احمدی دوست زور دیتے ہیں وہ یہ ہیں کہ "تمام نبیوں کا بند کرنے والا"

لیکن ان معنوں پر اگر ذرہ غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ یہ معنے خود وضاحت طلب ہیں۔ کیونکہ اس فقرہ میں جن انبیاء کے بند کرنے کا ذکر ہے۔ وہ یا تو

(۱) وہ انبیاء ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے یا پھر

(۲) وہ انبیاء ہیں جو خدا کے نزدیک آئندہ مبعوث ہونے والے تھے

پہلے انبیاء جو گزر چکے ان کے بند کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلے فوت ہو چکے اور ان کے دوبارہ آنے کا کسی کو خیال ہی نہیں تھا۔ پھر ان کے بند کرنے کے کیا معنے؟

ہاں بعض لوگوں کا خیال تھا۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور دوبارہ نازل ہوں گے سو وہ اب بھی غیر احمدی بھائیوں کے خیال کے مطابق یقیناً آئیں گے اور قیامت نہ آئے گی جب تک پہلے ان کا نزول نہ ہو لے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہیں بند نہ کر سکے۔

اگر کہا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم "آئندہ آنے والے انبیاء کو بند کرنے والے" ہیں تو معلوم ہوا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے "تمام نبیوں کو بند کرنے والا" نہ ہوئے بلکہ "تمام آئندہ نبیوں کو بند کرنے والا" ہوئے۔

اگر ہمیں کہنے کا یہ حق ہے کہ جیسے ان معنوں میں "آئندہ" کا لفظ بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کی بجائے "شرعی" کا لفظ بڑھا دیں۔ تاکہ عیسے علیہ السلام کی آمد کا اعتراض بھی باقی نہ رہے۔ ورنہ اگر دوبارہ تشریف لے آئے تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم "تمام آئندہ نبیوں کو بند کرنے والا" بھی ثابت نہ ہوئے۔ کیونکہ عیسے علیہ السلام نبی ہیں اور نبی رہیں گے۔

پھر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کے بیان کردہ معنے ایک اور لطیف مطلب کے حامل ہیں۔ جن کا ہمارے بھائیوں کو ابھی تک علم نہیں۔ یا علم تو ہے۔ مگر ان پر ابھی تک غور نہیں کیا گیا۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل لوگ اپنے اپنے نبی کی پیروی کرتے۔ اور انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے اس پیروی کے ذریعہ مختلف فیوض برکات اور رحمتیں حاصل ہوتیں گویا کہ ہر ایک نبی ایک دروازہ تھا۔ جس سے اس کی امت کو خدا تعالےٰ کی برکات اور انعام ملتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد وہ تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔ اور صرف ایک دروازہ کھلا رکھا گیا۔ وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو شخص ان کی پیروی کرے گا۔ اسے خدا تعالےٰ کی برکات اور درجات روحانی حاصل ہوں گے۔ اور جو انہیں چھوڑ کر کسی دوسرے کی پیروی کرے گا۔ وہ خدا کی رحمت اور روحانی درجات سے محروم ہی رہے گا۔ ایک خدا کا ولی لکھتا ہے۔ کہ

وانت باب اللہ ای امریٔ
اتاہ من غیرک لایدخل

(حاشیہ امام احمد الصادی جلد ۲ ص ۱۴۱ طبع مصری)

یعنے اے محمد تو خدا تعالےٰ کا دروازہ ہے۔ جو شخص بھی تجھے چھوڑ کر کسی اور طرف سے اس کی درگاہ میں آنا چاہے گا وہ داخل نہیں ہو سکے گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ فرمایا کرتے

الطرق کلھا مسدودۃ
علی الخلق الا علی المقتفین
اثار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم

(الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۹۳ مبحث نمبر ۴۸)

یعنے مخلوق کے لئے فیض کے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ان لوگوں کے لئے جو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں۔ کوئی دروازۂ فیض بند نہیں۔

اگر "تمام نبیوں کو بند کرنے والے" کا یہی مطلب ہے۔ اور یہی ہو سکتا ہے۔ تو ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہی ہوا

(۷) خاتم النبیین اور حدیث

خاتم النبیین کے مذکورہ بالا معنے اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اس کے ایک معنے آخرت سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اور ہیں بھی دلچسپ۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جب حساب ہونے والا ہوگا۔ تو لوگ تمام انبیاء کی طرف دوڑیں گے تاکہ وہ شفاعت کریں۔ کہ حساب جلد لیا جائے دیر نہ کی جائے۔ لیکن جب آدمؑ۔ نوحؑ وغیرہ انکار کر دیں گے۔ تو پھر وہ حضرت عیسے علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو کہیں گے

فیقولون یا عیسیٰ انت روح اللہ وکلمتہ فاشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا فیقول لست ھناکم قد اتخذت الٰھا من دون اللہ وانہ لایھمنی الیوم الا نفسی ثم قال ارأیتم لو کان متاع فی وعاءٍ قد ختم علیہ اکان یقدر ما فی الوعاء حتی یفض الخاتم فیقولون لا۔ فیقول ان محمداً قد خاتم النبیین قد حضر الیوم

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ ص ۲۹۶)

یعنے وہ حضرت عیسے علیہ السلام سے کہیں گے کہ آپ روح اللہ ہیں۔ اور خدا کے کلمہ کن کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ آپ سفارش کیجئے کہ خدا تعالےٰ جلد فیصلہ فرمائے۔ آپ جواب دیں گے کہ میں اس قابل نہیں۔ کیونکہ مجھے خدا بنایا گیا۔ اور آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی اور کا فکر نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ تو بتاؤ کہ اگر کوئی چیز ایسے برتن میں محفوظ ہو جس پر مہر لگائی گئی ہو۔ تو کیا وہ چیز مہر توڑنے سے پہلے لی جا سکتی ہے تو لوگ نے جواب دیا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا "پھر نبیوں کی مہر محمد صلے اللہ علیہ وسلم آج موجود ہے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کی راہ میں کوشش کرنے کے لئے امید کا پایا جانا ضروری ہے

"خدا کی راہ میں کوشش کرنے کے لئے امید کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ جو شخص ایک بند کوٹھے میں یہ خیال کر کے کہ اس میں اس کا ایک عزیز ضرور مخفی ہے۔ آواز دیتا ہے اور وہ آواز پر آواز مارتا ہے۔ کہ اے عزیز میں حاضر ہوں تو باہر نکل اور مجھ سے ملاقات کر۔ اور اس کا کوئی جواب نہیں ملتا۔ تب وہ خیال کرتا ہے۔ کہ شاید وہ سوتا ہے۔ اور اس کے دروازہ پر صبر کر کے بیٹھتا ہے۔ یہاں تک کہ جو سونے کا وقت اندازہ کیا جاتا ہے۔ وہ بھی گزر جاتا ہے۔ بلکہ اس کوٹھے میں اس بات کے کچھ بھی آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ کہ اس میں کوئی زندہ موجود ہے۔ تب اس شخص کی امید آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب اندازہ اور تخمینہ سے وقت گزر جاتا ہے۔ تب امید بکلی منقطع ہو جاتی ہے۔ اور پھر وہ شخص اس دروازہ پر بیٹھنا لاحاصل جانتا ہے۔"

(چشمۂ معرفت ص ۲۹۵)

نے واضح فرما دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام انبیاء کو ایک برتن کی مثال قرار دیا ہے۔ اور شفاعت کو اس چیز کی مانند بتایا ہے۔ جو اس برتن میں بند ہو اور پھر انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ مہر قرار دیا ہے۔ جو اس برتن کے منہ پر لگائی گئی ہو۔ اور فرمایا کہ اس برتن سے بند شدہ چیز کو نکالنے کا راستہ صرف وہ ہے۔ جہاں مہر لگی ہوتی ہے۔ مہر کو توڑنے سے وہ راستہ کھلے گا اور اس کے اندر کی چیز حاصل ہوگی۔

مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کی مہر ہیں اگر کسی نے نبیوں کی شفاعت حاصل کرنی ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مُہر کے ذریعہ سے شفاعت حاصل کرے۔ اگر کوئی شخص مُہر کو چھوڑ کر کسی اور جگہ سے کچھ حاصل کرنا چاہے تو وہ نامراد رہے گا۔

پس خاتم النبیین کے معنی اس حدیث کے مطابق "نبیوں کی مہر" ہوئے اور اس حدیث سے واضح ہو گیا۔ کہ "نبیوں کی مہر" کا صحیح مفہوم "منبعِ فیض" ہے۔

(۸) تابع نبی اپنے متبوع کا بیٹا

انبیاء کرامؑ کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی طرف کھینچیں روحانیت میں ترقی کی راہ دکھائیں اور پاک نمونہ سے انہیں پاک کریں۔ لوگ جتنا زیادہ خدا کی طرف جھکیں گے۔ جتنی زیادہ روحانیت میں ترقی کریں گے۔ اور جتنی زیادہ پاکیزگی اختیار کریں گے۔ انبیاء کو اتنی ہی زیادہ خوشی ہوگی۔ اسی لئے جب خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا۔ انی جاعلک للناس اماما (سورہ بقرہ ...) کہ میں تجھے لوگوں کے لئے راہ نما (نبی) مقرر کرنے والا ہوں" تو انہوں نے جھٹ درخواست گزار دی۔ ومن ذریتی کہ اے خدا! میری اولاد کو بھی اس نعمت سے حصہ دینا حضرت امام فخرالدین الرازی اسی "فطرتی امر" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "من اعظم انواع السرور علم المرء بانہ یکون من عقبہ الانبیاء والملوک"

"(التفسیر الکبیر جزء ۴ صفحہ ۴۰) یعنے "انسان کے لئے خوشیوں میں سے بڑی خوشی یہ ہے کہ اسے علم ہو کہ خدا تعالےٰ اس کی نسل سے نبی اور بادشاہ پیدا کرے گا"۔ ہمارے فخر الانبیاء سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یقیناً اسی بات کے خواہشمند تھے کہ آپ کی امت روحانیت میں دوسری امتوں سے زیادہ ترقی کرے۔ اور اسے خدا تعالےٰ کی وہ برکات

اور رحمتیں حاصل ہوں جن پر پہلی تمام امتیں رشک کریں سو خدا تعالےٰ نے خود شہادت دے دی فرمایا "کنتم خیر امۃ" (سورہ آل عمران رکوع ۱۱) یعنی اے مسلمانو! تم سب امتوں سے افضل امت ہو"

پس جو نعمتیں پہلی امتوں کو حاصل ہوئیں۔ وہ بلکہ ان سے بڑھ کر امت محمدیہ کو حاصل ہونا ضروری ہیں۔ جہاں پہلے لوگوں میں صالحین اور شہدا پیدا ہوئے اس امت میں بھی ہوں گے اور جہاں پہلے لوگوں میں صدیق اور نبی پیدا ہوتے اس امت میں بھی ہوں گے۔ کیونکہ یہ درجات انعام الٰہی ہیں۔ ان کا وجود امت کی فضیلت ظاہر کرتا ہے اور ان سے محرومی امت محمدیہ کے لئے ہتک ہے۔

ہاں چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی پیروی کے بغیر درجہ نبوت تک پہنچ سکے یا وہ اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل کھڑا کرے اسی طرح آپ کے بعد کوئی ایسی وحی بھی نازل نہ ہوگی جو شریعت محمدیہ کے کسی حکم کے خلاف ہو اور اس کو منسوخ ٹھہرا سکے۔

دراصل تابع نبی اپنے متبوع کے لئے روحانی بیٹا ہوتا ہے اور متبوع کو اپنے ایسے روحانی بیٹے پر ہی فخر ہوتا ہے (تفسیر روح المعانی جزء ۳ صفحہ ۱۲۷ میں لکھا ہے "وکل نبی تبع نبیانی التوحید والمعرفۃ وما یتعلق بالباطن من اصول الدین فھو ولد لہ"۔ یعنی ہر ایک نبی جو توحید اور معرفت اور تمام دینی اصول میں جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں کسی دوسرے نبی کا تابع ہو تو وہ اپنے متبوع نبی کا روحانی بیٹا ہوتا ہے" اور خاتم النبیین علیہ السلام کی امت میں ایک "تابع نبی" کا وجود اور پھر اسی زمانہ میں دوسری امتوں کا اس درجہ سے محروم رہنا ہی ثابت کرتا ہے کہ صرف اور صرف آپ ہی خاتم النبیین ہیں نہ کہ کوئی دوسرا نبی۔ اور "تابع نبی" کا وجود ہی ثابت کرتا ہے کہ کفار کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہنا ان کی جہالت کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ آپ کی نسل روحانی کو تمام انعامات دئے گئے جو پہلے انبیاء کی نسلوں کو دئے گئے بلکہ آپ کی امت میں ایک ایسا "تابع نبی" ہوا۔ جس کی نبوت اسے آپ ہی کی پیروی کی برکت سے نصیب ہوئی۔ پس آپ کو خدا تعالےٰ نے ایسا "تابع نبی" عطا فرما کر واضح فرما دیا کہ آپ سب انبیاء سے افضل ہیں۔ اور آپ ہی کا فیض قیامت تک جاری و ساری ہے روحانی

"الوصیّت" کا پیشکردہ نظام

ھی

بین الاقوامی نظام ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی تقریر "نظام نو" کے سامنے وصیت کے مسئلہ کی اہمیت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں اوپر بتا چکا ہوں کہ اسلامی سکیم کے اہم اصول یہ ہیں۔ (اول) سب انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے (دوسرے) مگر اس کام کو پورا کرتے وقت انفرادیت اور عائلی زندگی کے لطیف جذبات کو تباہ نہ ہونے دیا جائے (تیسرے) یہ کام مالداروں سے طوعی پر لیا جائے۔ جبر سے کام نہ لیا جائے (چوتھے) یہ نظام ملکی نہ ہو۔ بلکہ بین الاقوامی ہو۔ آجکل جس قدر تحریکات جاری ہیں وہ سب کی سب ملکی ہیں۔ مگر اسلام نے وہ تحریک پیش کی ہے۔ جو ملکی نہیں بلکہ بین الاقوامی ہے۔ اسلامی تعلیم کی ساری خوبی ان چاروں اصول میں مرکوز ہے۔ اگر یہ چاروں اصول کسی تحریک میں پائے جاتے ہوں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ تحریک سب سے بہتر اور سب تحریکات سے زیادہ مکمل ہے

اب میں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ان چاروں مقاصد کو اس زمانہ کے مامور۔ نائبِ رسول اللہ نے کس طرح پورا کیا اور کس طرح اسلامی تعلیم کے عین مطابق دنیا میں ایک نئے نظام کی بنیاد رکھ دی۔ یہ بولشوزم سوشلزم اور نیشنلسٹ سوشلزم کی تحریکیں سب جنگ کے بعد کی پیدائش ہیں۔ ہٹلر جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ مسولینی جنگ کے بعد کی پیدائش ہے اور سٹالین جنگ کے بعد کی پیدائش ہے۔ غرض یہ ساری تحریکیں جو دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرنے کی دعویدار ہیں۔ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۱ء کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے مامور نے نئے نظام کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں رکھ دی تھی۔ اور الوصیت کے ذریعہ رکھی تھی"۔ (نظام نو صفحہ ۹۷)

پس اے دوستو اور اے بھائیو اور بہنو! اٹھو اور حضرت المصلح الموعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس بین الاقوامی روحانی نظام میں شامل ہو جاؤ۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی تھی اور اپنی جائداد اور اپنی آمدنیوں کی کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیتیں کر کے عند اللہ ثواب حاصل کرو۔ تا اشاعت اسلام کے اغراض و مقاصد جلد سے جلد پورے ہو سکیں۔

"مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے" (نظام نو صفحہ ۱۱۲)

سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد مرزا محمد شریف بیگ صاحب آف ہنو کی بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں داخل ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مرزا محمد سعید بیگ و محمد لطیف بیگ لاہور رام گلی نمبر ۴ مکان نمبر ۲ لاہور)

(۲) میرا بچہ محمد یحییٰ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسحاق نثار گنج مغلپورہ لائل پور)

(۳) خاکسار کے گھر کے متعدد افراد مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار مخدوم الطاف احمد ولد مخدوم محمد ایوب صاحب)

(۴) عاجز عرصہ سے بیمار ہے۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ غلام باری سکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ ھیڈ گوگیرہ

25

مولوی محمد احمد مرحوم (ابن خان میر خان صاحب) محض احمدیت کی بنا پر شہید کئے گئے

اس المناک حادثہ کی تفصیلات

مولوی محمد احمد صاحب مرحوم کی دردانگیز شہادت کی مختصر خبر "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں ادارہ کو حال ہی میں جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شہید موصوف محض احمدیت کی بنا پر گولی کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔

مرحوم نہایت درجہ خلیق، ملنسار اور منکسر المزاج درویش طبع نوجوان تھے اور ضلع کوہاٹ کے علاقہ ٹل میں میڈیکل پریکٹیشنر کی حیثیت میں مسلسل پندرہ سال سے عوام کی طبی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اور یہ جاننے کے باوجود کہ آپ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں باوقار اور سنجیدہ طبقہ میں انہیں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

گذشتہ سال کا واقعہ ہے۔ کہ ایک سرحدی ملّاں نے کوہاٹ میں فرقہ دارانہ کشیدگی پیدا کرنے اور فضا کو مکدر کرنے کے لئے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور عوام کو مولوی محمد احمد مرحوم کے خلاف اکسایا۔ جب حکام بالا تک اس شر انگیزی کی رپورٹ پہنچی تو ان کی طرف سے مناسب کارروائی کی گئی اور وقتی طور پر یہ فتنہ دب گیا۔ مگر جیسا کہ آئندہ واقعات نے بتایا۔ آتشِ بغض وعناد اندر ہی اندر سلگتی رہی اور اور آزاد علاقے کے بعض شعلہ مزاج معاند اپنی خوفناک سازش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا مصمم ارادہ کر کے موقع کی تلاش میں لگے رہے۔ یہاں تک ۲۹ رجون کا وہ منحوس دن آیا جبکہ "ٹل" ضلع کوہاٹ سے ۵-۶ میل کے فاصلہ پر آزاد علاقہ کے ایک ملّا نے اپنے بعض عزیزوں کو مولوی محمد احمد مرحوم کے پاس بھیجا کہ وہ ایک مریض کے علاج کے بہانہ سے ان کو اپنے تانگہ پر بٹھا کر اپنے گاؤں میں لے آئیں۔ چنانچہ یہ ظالم جب مولوی محمد احمد مرحوم کے پاس گاؤں آنے کی درخواست لے کر پہنچے۔ تو انہوں نے بلا تأمل کشادہ پیشانی سے ان کی درخواست منظور کر لی۔ اور تانگے پر بیٹھ کر ان کے گاؤں کی جانب روانہ ہو گئے۔ ایک سچے مسلمان کے دل میں ایک مریض بھائی کی خدمت کے جو محبت آمیز جذبات ہوتے ہیں وہ سبھی مولوی صاحب مرحوم کے دل و دماغ میں موجزن تھے۔ مگر انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ وہ کسی علاج کی غرض سے نہیں جا رہے۔ تانگہ میں بیٹھ کر آخرت کا سفر طے کر رہے ہیں اور یہ کہ ان کی ہمدردی کا بدلہ تشکر وامتنان کے الفاظ سے نہیں۔ بلکہ رائفل کی گولی سے دیا جانے والا ہے۔

بہر حال مولوی صاحب مرحوم ۵، ۶ میل تک سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے جونہی اس گاؤں میں پہنچے۔ ملّائے مذکور نے غضبناک ہو کر کہا۔ یہ قادیانی ڈاکٹر ہے۔ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ یہ کہتے ہی اس نے بے گناہ مرحوم پر رائفل کا فائر کر دیا۔ اور ایک لمحہ میں انسانیت کی جیتی جاگتی تصویر تڑپتی لاش میں تبدیل ہو گئی۔ یعنی اسلام اور احمدیت کا فدائی محمد احمد دین وملت کی آبیاری کے لئے اپنا مقدس خون پیش کر کے اپنے مولائے حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

مولوی محمد احمد صاحب مرحوم کی دردناک شہادت اوپر والے حالات میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک قومی صدمہ ہے۔ جس سے دل ماتم کناں اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ اور سب سے تکلیف دہ پہلو یہ ہے۔ کہ مرحوم نے پسماندگان میں چار کمسن اور معصوم بچے اور ایک ستم رسیدہ بیوی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو مرحوم کے بعد بظاہر بالکل بے سہارا ہو گئے ہیں۔ اور بوڑھے والدین اور چھوٹے بھائی ان کے علاوہ ہیں۔ بالفاظ دیگر دس افراد پر مشتمل ایک پورا خاندان اس وقت مصیبت میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے مظلوم پسماندگان کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود ہی حامی وناصر ہو۔ آمین

مولوی محمد احمد مرحوم کے مبینہ قاتل کے متعلق مزید یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے احمدیوں کے علاوہ شیعوں کے خلاف بھی "علم جہاد" بلند کرنے کا اعلان کر رکھا تھا۔ چنانچہ ایک شیعہ افسر کو اس نے قتل کی دھمکی بھی دی تھی نیز سنا گیا ہے۔ کہ اب وہ علاقہ خوست کی طرف بھاگ گیا ہے۔

موجودہ حادثہ کی اطلاع جناب کمشنر صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کوہاٹ اور جناب پولیٹیکل ایجنٹ صاحب پاڑہ چنار کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔ امید ہے۔ کہ حکومت اس نوعیت کے سفاکانہ قتل وغارت کے سلسلہ کی روک تھام کے لئے فوری اور موثر کارروائی کرتے ہوئے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ یہ آگ زیادہ پھیل کر ملک کے امن کو برباد نہ کر دے۔

خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے امت مسلمہ کے دینی راہنماؤں کو آسمانی عقل وبصیرت بخشے۔ تا وہ اپنے قول وعمل سے آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی بدنامی کا موجب نہ بنے۔ بلکہ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ کہ وہ ملک وملت کی نیک نامی اور قیام امن کا باعث بنیں۔ (آمین اللّٰھم آمین)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا جلسہ سیرۃ النبی

جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد واقعہ مری روڈ راولپنڈی شہر کے بیرونی حصہ میں ۲۵ ماہ اگست بروز اتوار ساڑھے چار بجے شام سے لے کر نماز مغرب کے وقت تک منعقد کیا۔

صدر جلسہ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جلسہ ہذا کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اور حاضرین جلسہ کو تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج سے پورے تیس سال پیشتر جب کہ خاص طور پر اہل ہنود کی طرف سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر اخلاق سوز اعتراضات ہونے شروع ہوئے اور فضا سخت مکدر کر دی گئی۔ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی کہ ہر سال ہر مذہب وملت والوں کو جمع کر کے حضور رسول پاک کی مطہر زندگی سے روشناس کرایا جایا کرے۔ چنانچہ اس وقت سے متواتر جماعتہائے احمدیہ اپنے اپنے طور پر یہ جلسے کرتی ہیں۔ اس کے بعد منیر الدین صاحب نے رسول کریم صلعم کے احسانات پر تقریر کی۔ عبدالرحمٰن صاحب ارشد نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تحریر فرمودہ مضمون پڑھا۔ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وضاحت سے بیان فرمایا۔ دین محمد صاحب شاہد ایم اے نے رسول کریم صلعم کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ محمود احمد صاحب مختار نے رسول کریم صلعم کا سلوک بیوگان اور یتامیٰ کے موضوع پر تقریر کی۔ صاحب صدر نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس بات پر بڑا زور دیا۔ کہ حضور رسول پاک کے جس اسوہ حسنہ کو جلسہ ہذا میں بیان کیا گیا ہے ہم تمام مسلمانوں کو اس کے مطابق اپنی اپنی زندگیاں ڈھالنی چاہئیں۔ جلسہ بخیر وخوبی سرانجام ہوا۔

ضروری اعلان

ترجمۃ القرآن انگریزی کا دوسرا ایڈیشن عنقریب شائع کیا جا رہا ہے انگریزی دان احباب جنہوں نے اس ترجمہ کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر ترجمہ یا متن میں کوئی غلطی ان کی نظر سے گذری ہو یا کوئی اور نقص رہ گیا ہو تو مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اصلاح کر لی جائے۔

چیئرمین اورئنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۶، ۲۷ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ کو ہوگا انشاء اللہ

امسال انصار کے سالانہ اجتماع کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۲۶، ۲۷ اکتوبر جمعہ و ہفتہ کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ اس موقع پر ہر مجلس انصار کے نمائندگان کی شمولیت لازمی ہے۔ تمام مجالس انصار کے زعماء صاحبان اپنے اپنے نمائندگان کے اسماء گرامی سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

۲۔ سالانہ شوریٰ میں پیش ہونے والے امور یا تجاویز، مقامی مجالس انصار اللہ میں پیش کر کے آخر ستمبر ۵۷ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

۳۔ ہر ایک مجلس کی طرف سے بلحاظ تعداد اراکین مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندگان اجتماع میں آنے چاہئیں۔

(الف) جس مجلس کے ارکان ۲۰ سے کم ہوں۔ صرف ایک نمائندہ منتخب شدہ۔

(ب) اگر تعداد ۲۰ ہو۔ تو منتخب شدہ نمائندہ کے علاوہ زعیم بلحاظ عہدہ اس مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

(ج) ایسی مجالس جن کے ارکان کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو تو ہر بیس ۲۰ یا اس کی جزو پر ایک ایک نمائندہ زائد ہوتا چلا جائے گا۔

دوم ایسی بڑی مجالس جہاں پر زعیم اعلیٰ مقرر ہو۔ زعیم اعلیٰ بھی بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب نمائندہ ہوگا۔

اسی طرح ضلعوار تنظیم انصار میں زعیم و نائب زعیم انصار ضلع کو بھی بلحاظ عہدہ نمائندگی کا حق حاصل ہوگا۔

(د) جن مجالس انصار میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں۔ وہ بھی بحیثیت صحابی نمائندہ متصور ہوں گے۔ جو اپنی مجلس کے زعیم کی تصدیق صحابی ہونے کے بارے میں ساتھ لاکر شریک اجتماع ہو سکتے ہیں۔

(قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ)

نارائن گنج (مشرقی پاکستان) میں جلسہ سیرت النبیؐ

۲۵ اگست ۱۹۵۷ء بعد نماز مغرب بوقت ۷ بجے جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت مولوی عبدالعلی صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر بمقام انجمن احمدیہ نارائن گنج منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم سے جو قاری الفت حسین صاحب نے کی جلسہ کا آغاز ہوا۔ نظم مکرم عبدالرحیم صاحب یونس نے خوش الحانی سے سنائی۔

بعد ازاں مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے سیرت النبیؐ صلعم پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی احسان اللہ صاحب سکدار اور مولوی انور علی صاحب نے سیرت النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور آخر میں مولوی عطاء الرحمٰن صاحب فرخ نے حضرت مسیح موعود کی نظم آنحضرتؐ کی شان پر سنائی۔

بعد ازاں صاحب صدر نے جو غیر احمدی ہیں ان تقاریر پر تبصرہ فرماتے ہوئے جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس کام کو سراہتے ہوئے اسے احسان عظیم قرار دیا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ اطفال الاحمدیہ کے چند بچوں نے بھی بنگلہ اور اردو میں نظمیں سنائیں۔ احمدی مردوزن کے علاوہ کثرت سے غیر احمدی مرد اور مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور بعد جلسہ حاضرین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

(احسان اللہ سکدار)

خدام الاحمدیہ

علمی مقابلے ـــــ سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

علمی مقابلے:۔ امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہونگے۔

۱۔ حفظ قرآن کریم (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) مضمون نگاری (۶) تقریری مقابلہ۔

۱۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے لئے حسب ذیل معیار مقرر ہیں۔

معیار اول	:۔	مولوی فاضل
معیار دوم	:۔	بی اے تک
معیار سوم	:۔	اس سے کم درجہ

۲۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے نام ۵ اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

۳۔ تقریری اور تحریری مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ جملہ مجالس ضلعوار اپنے ہاں یہ مقابلے کرائیں اور مقابلوں میں اول آنے والے خادم کا نام سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھجوائیں تا مرکزی علمی مقابلوں میں چیدہ خدام ہی شامل ہوں۔

۴۔ تقریری اور تحریری مقابلوں کے وقت نوٹ اور متعلقہ کتب ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی۔ جس سے بوقت ضرورت اقتباس لیا جاسکتا ہے۔

۵۔ تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے حسب ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں۔ مقابلوں میں شامل ہونے والے اراکین ان میں سے کوئی سا عنوان منتخب کر کے اس کے لئے تیاری کریں۔

تقریری مقابلے

۱۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

۲۔ احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔

۳۔ خلافت نبوت کا تتمہ ہے

۴۔ انما الاعمال بالخواتیم (کام اس کا اچھا انجام جس کا اچھا)

۵۔ نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں (۶) مقام حدیث

۷۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے متبعین سے

۸۔ صحابہ کرام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

۹۔ از دعا کن چارۂ آزار انکار دعا ؛ چوں علاج مے ز مے وقت خمار والتہاب
عام مسلمانوں کے عقائد و واقعات کے لحاظ سے حضور علیہ السلام کے اس شعر کی تشریح کریں

تحریری مقابلے

۱۔ قادیان سے ہجرت اور اس کی واپسی (۲) قدرت ثانیہ

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے متبعین سے

۴۔ حضرت فضل عمر کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی

۵۔ اسلام اور اخلاقی اقدار ۶۔ فتنہ انکار حدیث

۷۔ مفتوح اقوام سے مسلمانوں کا سلوک

۔ علوم کی ترویج و توسیع میں مسلمانوں کا حصہ۔

۶۔ مضمون نگار حضرات کاغذ اور قلم دوات اپنے ہمراہ لائیں۔ امید ہے۔ جملہ مجالس ابھی سے مندرجہ بالا امور کی روشنی میں تیاری شروع کر دیں گی۔ اور وقت مقررہ کے اندر اندر ان مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے مرکز میں اطلاع دیں گی

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع اور گوشوارہ

گذشتہ سالانہ اجتماع کی طرح اس سال بھی گوشوارہ تیار کیا جارہا ہے جس مجالس کے مندرجہ ذیل چندہ جات کی وصولی کی ۳۱ اگست ۵۷ء تک کی پوزیشن دکھائی جائے گی ـــــ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ جملہ مجالس کے عہدیدار اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ بقایا جات صاف کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

فاستبقوا الخیرات (۱۰ ستمبر تک مرکز میں موصول ہونے والی رقوم اس میں شمار کر لی جائیں گی۔)

۱۔ چندہ مجلس ۲۔ چندہ تعمیر دفتر۔ ۳۔ چندہ خدمت خلق۔ ۴۔ چندہ ریزرو فنڈ۔ ۵۔ چندہ سالانہ اجتماع۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

کراچی میں پاکستان کی پہلی نواحی بستی —— ناظم آباد

سات ہزار بے گھر خاندانوں کو بسانے کا انتظام

پاکستان کی پہلی نواحی بستی ناظم آباد کی ترقی حکومت اور عوام کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ وفاقی دارالحکومت کی سب سے زیادہ شاندار اور ترقی یافتہ بستی یہی ہو گی۔

یہ بستی کراچی میں لالو کھیت اور گولی مار کے قریب ۱۰۰۰ ایکڑ کے رقبہ پر واقع ہے۔ اس کی ترقی کا کام وزارت تعمیرات حکومت پاکستان نے ۱۹۴۹ء میں شروع کیا تھا۔ اس بستی کا مقصد ان بے خانماں اشخاص کو بسانا تھا۔ جو اپنا سب کچھ ہندوستان میں چھوڑ آئے ہیں۔ لیکن وہ اپنے لئے مکان بنانے کی استطاعت رکھتے ہوں

یہ بستی سابق گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کے نام پر ہے۔ اور اس بستی میں مثلاً ۱۳۲-۲۱۶-۴۲۲-۱۸۰۰ اور ۱۲۰۰ مربع گز کے مختلف سائز کے پلاٹ ہیں۔ جو تین سے آٹھ آنے فی مربع گز کی شرح پر کم سے کم ترقیاتی مصارف کی ادائیگی پر انفرادی مہاجروں کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ جو آٹھ مساوی سالانہ قسطوں میں وصول کئے گئے۔ برصغیر کے مختلف حصوں سے آنے والوں نے ناظم آباد میں سکونت اختیار کی ہے اور انہوں نے اس کو ایک جدید شہر بنایا ہے سات ہزار سے زائد سکونتی پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں مختلف سائز کے تقریباً چار ہزار مکان زیر تعمیر ہیں ان میں بہت سے تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ تاکہ تعمیر کا کام تیزی کے ساتھ ہو سکے۔

جدید طرز کا شہر

ناظم آباد کو ایک جدید شہر کے طرز پر لانے کے لئے حکومت ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن نے بھی ہر تعمیر شدہ مکان میں بجلی پہنچا دی ہے۔ اور سڑکوں پر بھی بجلی کا انتظام مکمل ہو گیا ہے۔ تمام شاہراہوں پر بجلی مہیا کرنے کا کام بھی بہت تیزی کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ سرکاری مارکیٹوں کے علاوہ ہر بلاک کے بیچ میں مختلف سائز کے ایک ہزار تجارتی پلاٹوں کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ پلاٹ ان انفرادی تاجروں کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ جو جدید قسم کے مارکٹ اور دوکانیں قائم کر کے مقامی باشندوں کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

تعلیمی سہولتیں

ناظم آباد میں آبادی بہت کافی بڑھ جانے کی وجہ سے تعلیمی ضرورتیں بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت نے ڈائرکٹریٹ تعلیم کے تحت بہت سے اسکول کھولے ہیں۔ مزید برآں حکومت نے نجی رجسٹرڈ شدہ سوسائٹیوں کو اسکول کی عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے پلاٹ الاٹ کئے ہیں۔ یہ امر مسرت کا باعث ہو گا۔ کہ تعلیمی اداروں کی ضرورت اس حد تک بڑھ گئی ہے۔ کہ ہر بلاک کے اسکول جانے والے بچوں کی آخری ضروریات کا دوبارہ جائزہ لینا ضروری سمجھا گیا ہے۔

حکومت نے ہر علاقہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ابتدائی اور ثانوی اسکولوں اور کالجوں کے لئے مزید جگہوں کا تعین کیا ہے۔ اس طرح ۱۳ پہلے اداروں (جن میں سے ایک ٹیچرس ٹریننگ کالج پہلے ہی سے جاری ہے) کے علاوہ ۱۲ اداروں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ۳ کالج ۱۰ ثانوی اسکول اور ۹ ابتدائی اسکول حکومت کے زیر انتظام نیز ناظم آباد میں نجی رجسٹرڈ شدہ سوسائٹیوں کے تحت پہلے ہی سے جاری ہیں۔

ہسپتال اور مسجدیں

ایک مزید ہسپتال کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے آٹھ مسجدیں تعمیر کی جا چکی ہیں۔ لیکن وہ ناکافی ہیں۔ لہٰذا مسجدوں کے لئے جگہوں کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ۴ مزید لائبریریوں اور کلبوں کی بھی اجازت مل گئی ہے۔ نیز کھیل کے چار میدان بھی مہیا کئے گئے ہیں۔

۴۔ مقامات پر آٹھ ایکڑ کے رقبہ کے پارک بھی بنائے گئے ہیں۔ مفاد عامہ کی دیگر سروسوں سے متعلق ایک ڈاکخانہ اور چار ذیلی ڈاکخانے اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ ایک ریلوے آؤٹ ایجنسی بھی کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک پولیس اسٹیشن اور ایک پولیس آؤٹ پوسٹ بھی قائم ہے۔ حکومت کے زیر اہتمام مچھلیوں کے دو اسٹال بھی قائم کئے گئے ہیں۔ ایک علاقہ میں ایک دھوبی گھاٹ اور تین پٹرول پمپ بھی قائم کئے گئے ہیں۔ بنک اور آگ بجھانے والے اسٹیشن کے علاوہ سینما ہال بھی یہاں پر موجود ہیں۔ "شالیمار" "لبرٹی" اس بستی میں مشہور سینما ہال ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اکھاڑہ کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور یہ ادارہ بھولو پہلوان کے زیر پرستی ہے۔

ناظم آباد کے باشندوں نے مجلس عمل انجمن حسنیٰ ناظم آباد کے نام سے ایک انجمن بھی قائم کی ہے۔ جو اس بستی کی مختلف معاشرتی انجمنوں کی ترجمانی کرتی ہے حکومت نے مجلس کے نمائندہ کو ناظم آباد الاٹمنٹ کمیٹی کا ایک رکن مقرر کیا ہے۔ یہ کمیٹی ناظم آباد سے متعلق تمام معاملات پر غور خوض کرتی ہے۔ نیز مختلف جگہوں کا الاٹمنٹ کرتی ہے۔

تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ

۲۷ ستمبر سے ۱۳ اکتوبر تک ہو گی

گذشتہ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ جات کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تربیتی کلاس ۲۷ ستمبر ۵۷ء بروز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۳ اکتوبر ۵۷ء بروز اتوار تک جاری رہے گی مجالس خدام الاحمدیہ اس بارہ میں ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اس سلسلہ میں مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھا جائے

۱۔ علاقائی طور پر یا ضلعوار مجالس مرکزی نمونہ کے مطابق تربیتی کلاسس جاری کریں۔ یعنی ہر علاقہ یا ضلع کی مجالس ایک جگہ نمائندگان کو ملا کر مرکزی نمونہ کے مطابق تربیتی کلاس جاری کریں۔ مجالس سے اطلاع آنے پر مرکز ایک استاد بھجوانے کی کوشش کرے گا۔

۲۔ ان علاقائی یا ضلعوار کلاسز میں شامل ہونے والے طلباء یا نمائندگان میں سے جن کی تعلیم اعلیٰ ہو۔ انہیں مرکزی کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوایا جائے تا وہ مرکز سے تربیت حاصل کر کے اپنے ہاں دوسروں کو تربیت دے سکیں۔

۳۔ امسال بیرونی مجالس سے مرکزی کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کی رہائش اور خوراک کا انتظام دفتر کے ذمہ ہو گا۔

۴۔ مجالس اپنے نمائندگان کے ناموں سے دس ستمبر تک مرکز میں اطلاع دیدیں اگر دس ستمبر تک ہی نمائندگان کے آنے کی اطلاع مل گئی تو کلاس ہو گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر ۲۶ ستمبر تک دس نمائندگان مرکز میں پہنچ گئے۔ تب کلاس جاری ہو گی۔ ورنہ نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں سے اگر کوئی شرط پوری نہ ہوئی تو کلاس نہیں ہو سکے گی۔

۵۔ اس کلاس میں شامل ہونیوالے نمائندے کے لئے کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے تا وہ نوٹ لے سکے۔ اس نمائندے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔

۶۔ ہر وہ مجلس جس کے اراکین کی تعداد ۱۰ یا اس سے زیادہ ہو ایک نمائندہ ضرور بھجوائے

۷۔ نمائندگان اپنے ہمراہ آٹھ کاپیاں پنسل یا قلم دوات اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

بعض احباب اعلان ولادت شائع کرنے کے لئے بھیج دیتے ہیں لیکن ان کی اُجرت اشاعت ساتھ نہیں بھیجتے۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جب کبھی ایسے اعلانات الفضل میں شائع کرنے کے لئے بھجوائیں۔ تو ان کے ساتھ ہی ان کی اُجرت بھی ۲/- روپے فی اعلان بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا کریں۔ تا ان کے اعلان کی اشاعت میں تاخیر نہ ہوا کرے۔

(مینجر الفضل)

درخواست دُعا

میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ تمام بدن پر ورم ہے۔ اور ضعفِ دل کی بھی شکایت ہے۔ چلنا پھرنا بہت مشکل ہے۔ بزرگان جماعت صحت کاملہ دعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال حلقہ جھنگ ٹوالہ

سیلابی لہروں سے ملتان و ہاڑی روڈ کو شدید خطرہ

ضلع شیخوپورہ میں برساتی نالے اور نہریں ابھی تک نقصان پہنچا رہی ہیں

لاہور ۷ ستمبر ضلع ملتان کے ایک وسیع علاقہ میں پھیلی ہوئی مشتعل سیلابی لہروں سے کل لاہور اور ملتان کے درمیان متبادل راستے ملتان وہاڑی روڈ کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس سڑک کے عنقریب بند ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

ادھر شاہدرہ مریدکے کے درمیان جرنیلی سڑک آج پھر ہلکی گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے بند ہو گئی۔ کیونکہ دریائے راوی کی سطح میں حالیہ بلندی سے اس سڑک کے چھٹے اور آٹھویں میل پر پانی کی سطح اڑھائی فٹ تک بڑھ گئی ہے۔

دریائے ستلج حسینی والا سلیمانکی اور اسلام بند تینوں مقامات پر سیلاب کی حالت ہے حسینی والا کے قریب کل صبح اخراج ۲۷۷۴۴۴ کیوسک تک پہنچنے کے بعد گرنا شروع ہو گیا ہے۔ اب سلیمانکی کے قریب دریا کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ اور یہاں کل شام اخراج ۱۷۰۷۹۸ کیوسک تھا۔ اسلام بند پر پانی کا اخراج ۹۷۷۸۳ کیوسک تک پہنچ چکا تھا۔ بلوکی اور سدھنائی کے مقام پر دریائے راوی کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ان دونوں مقامات پر پانی کا اخراج بالترتیب ۶۶ ہزار چھ سو کیوسک اور ۸۰۳۰۵ کیوسک تھا سدھنائی کے قریب پانی کا اخراج خطرے کے نشان سے دوگنا ہے۔ صوبائی دار الحکومت میں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق تلمبہ کے انتہائی متاثرہ علاقہ میں سے پانی اتر رہا ہے

مرالہ راوی بیدیاں لنک

معلوم ہوا ہے۔ کہ مرالہ راوی بیدیاں لنک میں سیلاب سے کم و بیش ۲۰ شگاف آ گئے ہیں۔ ان شگافوں میں سے دو درجن سے زیادہ دو دو سو فٹ چوڑے ہیں۔

نہر اپر چناب میں مرالہ اور ہمبان والا کے درمیان تازہ شگاف آنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ تازہ شگافوں کی وجہ دریائے راوی کا نیا سیلابی ریلہ ہے۔ جس سے حجانیاں کے قریب دریائے راوی کے حفاظتی بند کا شگاف اور چوڑا ہو گیا ہے۔

شیخوپورہ

ضلع شیخوپورہ میں سیلاب سے بدستور نقصان ہو رہا ہے۔ سیلابی پانی کے دباؤ کے باعث برساتی نالوں اور راجباہوں و نہروں میں ابھی تک شگاف ہو رہے ہیں۔ نارنگ سیکٹر میں ہمبان والا راوی بھیکی لنک میں چالیس تازہ شگاف ہو چکے ہیں اور مزید مائنر میں چار نئے شگاف ہوئے ہیں۔ ان شگافوں سے جو پانی بہہ نکلا ہے وہ مزید علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے

کسی دریا کے بالائی علاقوں میں مزید بارش کی اطلاع نہیں ملی۔ اس لئے مغربی پاکستان میں بہنے والے کسی دریا میں تازہ سیلاب کا اندیشہ نہیں۔

بھارتی روش پر امریکی اخبار کی نکتہ چینی

واشنگٹن ۷ ستمبر۔ واشنگٹن کے ایک روزنامہ "واشنگٹن ڈیلی نیوز" نے اپنی ۵ ستمبر کی اشاعت میں شیخ عبد اللہ کو بغیر مقدمہ چلائے ایک لمبے عرصے تک نظر بند رکھنے کے سلسلہ میں پنڈت نہرو کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ایشیا میں سب سے اہم سیاسی قیدی شیخ عبد اللہ ہیں وہ اگست ۵۳ء سے بھارتی حراست میں ہیں ان پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا اور نہ ہی ان پر کوئی الزام لگایا گیا ہے۔ بھارتی جیلر مغربی ممالک کے نمائندگان اخبارات کو شیخ عبد اللہ سے ملنے کی اجازت نہیں دیتے۔

اخبار نے لکھا ہے۔ شیخ عبد اللہ جو مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم تھے۔ ان پر نہرو کا اچانک عذاب محض اس لئے نازل ہوا کہ وہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ استصواب کے ذریعہ چاہتے تھے۔

ملایا کی آزادی سے عالم اسلام کی قوت میں اضافہ ہوا ہے

اسلام اتحاد یکجہتی اور وسیع النظری کا سبق سکھاتا ہے (میر غلام علی تالپور)

کوالالمپور ۷ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور نے کہا ہے کہ ملایا کی آزادی کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ایشیائی قوم عالم وجود میں آئی ہے۔ بلکہ اس کی آزادی سے عالم اسلام کی قوت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

وزیر داخلہ نے ملایا کی تقریب آزادی میں پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے۔ کوالالمپور کے قریب کنگ مسلم ہائی سکول کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کا ہر فرد ملایا کے عوام کو گہرا دوست سمجھتا ہے وزیر داخلہ نے کہا آج کی دنیا میں قومیت کے نعرے اکثر اوقات ہمیں یہ بھلا دیتے ہیں۔ کہ اسلام میں کتنی وسعت ہے۔ انہوں نے کہا اسلام نہ تو ایک قوم ہے نہ ایک نسل اور نہ ہی اس کی حدیں متعین ہیں بلکہ اسلام اس پاکیزہ نظریہ کا نام ہے جو انسان کو اتحاد و یکجہتی اور وسیع النظری کا سبق سکھاتا ہے۔ مسٹر تالپور نے بتایا کہ حکومت پاکستان ملایا کے طالب علموں کو مکمل تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ آپ نے کہا کچھ طلباء پہلے ہی پاکستان میں مختلف مضامین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کچھ عنقریب ملایا سے پاکستان پہنچنے والے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کی فنی تعلیم پر زور دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان اس سلسلہ میں ملایا کی حکومت سے پورا تعاون کرے گی۔

سردار امیر اعظم مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

منٹگمری ۷ ستمبر۔ پاکستان کے سابق وزیر قانون و اطلاعات سردار امیر اعظم آج کراچی سے لاہور جاتے ہوئے یہاں سے گذرے۔ ریلوے سٹیشن پر مسلم لیگیوں کی ایک بڑی تعداد نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ چوہدری محمد حسین چٹھہ بھی آپ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے

سردار امیر اعظم نے مقامی اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں جمہوری روایات قائم کرنے کے لئے کام کریں گے۔ کیونکہ اسی مقصد کے لئے انہوں نے استعفا دیا ہے۔ کسی سیاسی پارٹی میں شمول کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سابق وزیر قانون نے کہا۔ آپ کو چند دنوں تک پتہ چل جائے گا۔ لیکن آپ اس امر سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ چوہدری محمد حسین چٹھہ میرے ہمراہ ہیں"۔

چوہدری محمد حسین چٹھہ نے ریلوے ؎ سٹیشن پر موجود مسلم لیگیوں کو یقین دلایا کہ سردار امیر اعظم کی مسلم لیگ میں شمولیت کے متعلق جلد ہی اعلان ہو جائے گا۔ آپ نے دعوے کیا کہ مسلم لیگ کو مغربی پاکستان اسمبلی کے ۱۴ ستمبر کو شروع ہونے والے اجلاس میں اکثریت حاصل ہو گی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴